بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۹۴

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۰ فتح ۱۳۳۹ ھش | ۱۰ دسمبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۸۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۹ دسمبر بوقت دس بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے، کہ اس وقت طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

"یونین کونسلوں کو جلد ہی عدالتی اختیارات مل جائیں گے"

"بنیادی جمہوریتیں خیراتی ادارے نہیں وہ اپنے وسائل سے بھی کام لیں" صوبائی گورنر

بنوں ۹ دسمبر۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے کل یہاں بتایا کہ حکومت یونین کونسلوں کو عدالتی اختیارات دینے کے مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ صوبائی گورنر نے امید ظاہر کی کہ یونین کونسلوں کو جلد ہی یہ اختیارات حاصل ہو جائیں گے۔ ملک امیر محمد خان یہاں ٹاؤن ہال میں بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کے سوالات کا جواب دے رہے تھے۔

آپ نے انہیں مشورہ دیا کہ اپنے چھوٹے چھوٹے اختلافات فراموش کر کے آگے بڑھیں اور قومی تعمیر نو کے عظیم کام میں اپنا فرض سرانجام دیں۔ صوبائی گورنر نے بنیادی جمہوری اداروں کے ارکان کو اپنے نئے نظام کے تحت اپنا نقطۂ نظر یکسر بدل دینے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ نیا نظام عوام کے بہتر مستقبل کا ضامن ہے۔

صوبائی گورنر نے کہا میں نے تمام متعلقہ افسروں کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ بنیادی جمہوری اداروں کے ارکان سے پورا پورا تعاون کریں۔ مجھے توقع ہے کہ بنیادی جمہوری اداروں کے ارکان بھی افسروں سے مکمل تعاون کریں گے۔

ایک رکن نے یونین کونسلوں کو زیادہ رقمیں دینے کا مطالبہ کیا۔ اس پر آپ نے کہا کہ بنیادی جمہوریتیں خیراتی ادارے نہیں۔ آپ نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ ہر بات کے لئے حکومت کے دست نگر نہ بنیں۔ بلکہ عام لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے اپنے وسائل بھی بروئے کار لائیں۔

بھارتی پارلیمنٹ نے متبادل تعمیرات کے لئے پہلی قسط کی منظوری دیدی

پارلیمنٹ نے پہلی قسط کے طور پر ۸ کروڑ ۲۷ لاکھ روپے کی رقم منظور کی ہے

نئی دہلی ۸ دسمبر۔ بھارتی لوک سبھا نے کل سترہ کروڑ اکاون لاکھ روپے کے ضمنی مطالبات زر کی منظوری دیتے ہوئے آٹھ کروڑ ۲۷ لاکھ روپے کی وہ رقم بھی منظور کر لی ہے۔ جو بھارت سندھ کے طاس کے معاہدہ کے تحت پاکستان میں متبادل تعمیرات کے لئے پہلی قسط کے طور پر عالمی بنک کو ادا کرے گا۔ حزب مخالف کے کئی ارکان نے تخفیف کی کئی تحریکیں پیش کیں جو مسترد کر دی گئیں۔ پرجا سوشلسٹ پارٹی اور جن سنگھ کے ارکان نے متبادل تعمیرات کے لئے اسی کروڑ روپے کی رقم پاکستان کو دینے پر بھارتی حکومت کی رضامندی پر بھی شدید نکتہ چینی کی۔

جامعہ نصرت ربوہ ڈگری کالج بن گیا ہے

احباب جماعت یہ سنکر خوش ہوں گے کہ جامعہ نصرت ربوہ کی بی اے کلاسز کی پروویژنل منظوری یونیورسٹی کی طرف سے آگئی ہے۔ اب بی۔ اے کلاسز کی طالبات کو وہ تمام مراعات حاصل ہوا کریں گی۔ جو کہ ایک منظور شدہ کالج کی طالبات کو حاصل ہیں۔ یونیورسٹی کے وظائف حاصل کرنے والی طالبات کو یہاں داخلہ لینے کی صورت میں وظائف مل سکیں گے۔

اب مرکز میں رہ کر دینی ماحول میں اپنی بچیوں کو تعلیم دلانے کا مزید موقعہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے کہ اپنی بچیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہاں داخل کروا کر فائدہ اٹھائیں۔

احباب دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ جامعہ نصرت کی پروویژنل منظوری کو مستقل منظوری میں تبدیل فرما دے۔ اور اس ادارہ کو صحیح معنوں میں خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(ناظر تعلیم)

نئے مالکوں کو قسطیں ادا کرنے کی ہدایت

لاہور ۹ دسمبر۔ زرعی اصلاحات کے تحت حاصل شدہ اراضی کے نئے مالکوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ واجب الادا اقساط کی رقوم ادا کر دیں۔ اس سلسلہ میں ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جو نئے مالک اقساط کی رقوم ادا نہیں کریں گے۔ انہیں واجب الادا رقوم پر ۸ فیصد سالانہ کے حساب سے تاوان ادا کرنا ہو گا۔ اگر نئے مالک تین اقساط مسلسل روانہ نہ کریں گے۔ تو ان کے حقوق منسوخ کر دیئے جائیں گے۔

امریکی فوجیں کوریا سے نہیں جائیں گی

واشنگٹن ۹ دسمبر۔ امریکی حکومت نے جنوبی کوریا سے اپنی فوجیں ہٹانے کے متعلق روس کا مطالبہ مسترد کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ شمالی کوریا کے کمیونسٹوں کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ جنوبی اور شمالی کوریا کو ایک فیڈریشن کی صورت میں متحد کر دیا جائے۔ روس نے شمالی کوریا کے کمیونسٹوں کی اس تجویز کی حمایت میں جنوبی کوریا سے امریکی فوجیں ہٹانے کا مطالبہ کیا تھا۔ امریکی ترجمان نے اپنی حکومت کے فیصلہ کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ امریکی فوجیں اقوام متحدہ کی قرارداد کے مطابق جنوبی کوریا میں متعین کی گئی ہیں۔ اور اگر ان فوجوں کو واپس بلایا گیا۔ تو جنوبی کوریا کو کمیونسٹ حملہ سے بچانے کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔ ترجمان نے روس کے اس مطالبہ کو محض پروپیگنڈا سٹنٹ قرار دیتے ہوئے کہا کہ روس نے یہ مطالبہ کمیونسٹ سربراہوں کی حالیہ خفیہ کانفرنس کے فیصلے کے مطابق کیا ہے۔

الجمعیۃ العلمیۃ کے زیر اہتمام

ایک لیکچر

ربوہ مورخہ ۱۱ دسمبر بروز اتوار الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام جامعہ احمدیہ کے ہال میں ۲ بجکر ۲۰ منٹ پر مکرم محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائل پور "صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باہمی اخوت" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔

الامین للجمعیۃ العلمیۃ

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۱۰ دسمبر ۶۰ء

اسلام کی حقیقت

سیاسی جدوجہد سے حکومت الٰہیہ قائم کرنے کا نظریہ اگرچہ مسلمانوں میں کسی نہ کسی رنگ میں دیر سے چلا آتا ہے اور برصغیر ہند میں انگریزوں کے اقتدار کے شروع ہی سے سیاسی رنگ میں کام کرنے والے مسلمان لیڈر جو یورپین تحریکوں سے متاثر ہوئے ہیں پیدا ہوتے رہے ہیں لیکن حال میں اس نظریہ کے اچھالنے والوں میں مودودی صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اگرچہ یہ چیز دراصل انہوں نے دیوبند سے لی تھی۔ اور بعض افراد بھی جیسا کہ مثلاً مولینا عبداللہ سندھی ہیں اسلام کو ایک تحریک ہی کے طور پر پیش کرتے رہے ہیں لیکن مودودی صاحب نے باقاعدہ طور پر اس نظریہ کو بعض تبدیلیوں کے ساتھ اختیار کیا اور ایک جماعت اپنے گرد جمع کر لی۔ آپ نے اپنی تصنیفات اور تالیفات اور اخبارات کے ذریعہ اپنے نظریہ کو بہت پھیلایا اور بعض اہل علم حضرات بھی شروع شروع میں آپ کے ہم خیال ہو گئے۔

ان اہل علم حضرات میں سے مولینا امین احسن اصلاحی کو خاص امتیاز حاصل ہے۔ آپ کے علم و فضل کی خود مودودی صاحب نے بھی بڑی تعریفیں کی ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ آپ مودودی صاحب کے سب سے بڑے مداح اور ہم خیال رہ چکے ہیں۔ اور ایک مدت تک اسی نظریہ جبریہ کی حمایت میں بعض دفعہ تو مودودی صاحب سے بھی آگے آگے نکل جاتے رہے ہیں۔

الفضل نے مودودی صاحب کے حکومتی نظریہ کی شروع ہی سے تردید کی ہے اور نہایت واضح طور پر جماعت احمدیہ کے موقف کو پیش کر کے اس امر کی وضاحت کی ہے کہ اسلام سراسر ایک سیاسی تحریک نہیں ہے اور نہ یہ کوئی زمانہ حال کی یورپی سیاسی تحریکوں کی مانند جبری یا الحادی تحریک ہے۔ ہم نے یہ بھی واضح کیا کہ اسلام انبیاء علیہم السلام کا آوردہ ایک دین ہے اور انبیاء علیہم السلام کا طریق کار دنیاوی تحریکوں سے بالکل الگ اور انوکھا ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ انبیاء علیہم السلام دنیا میں اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم کرنے کیلئے مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ مگر ان کا مقصد حقیقی حصول اقتدار نہیں بلکہ دلوں پر حکومت الٰہیہ قائم کرنا ہے اور دنیوی حکومت اور شان و شوکت جوان کو حاصل ہوتی ہے۔ وہ بطور انعام کے ہوتی ہے نہ کہ انبیاء علیہم السلام کا مطمح نظر ایسی حکومت ہوتی ہے۔ ہم نے کئی طریقوں سے اس بات کو واضح کیا کہ اسلام کوئی سیاسی کھیل نہیں ہے بلکہ اسلام انسان کی تمام زندگی پر حاوی ہے اور اس کا اوّلین اصول تقویٰ ہے۔ اسلام انسان کو حیوان سے انسان اور انسان سے با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان سے با خدا انسان بناتا ہے۔

ایک وقت تک مولانا امین احسن صاحب اصلاحی مودودی صاحب کے نظریہ اسلام کے پرزور حامی رہے اور قول و فعل سے اسی نظریہ کی تائید کرتے رہے ہیں تاآنکہ ان کی طبیعت میں ایک عظیم انقلاب آیا جس کی وجوہات میں جانے کی ہمیں ضرورت نہیں بہرحال یہ نیا انقلاب جو آپ کی طبیعت میں پیدا ہوا ہے بہتر انقلاب ہے اور آپ مودودی صاحب کے سیاسی نظریہ کے جہاں پہلے بڑے مؤید تھے اب اس کے بالکل متضاد آپ اس کے ہادم بن گئے ہیں۔ اور ہمارے نظریہ کے بالکل قریب آگئے ہیں۔ ہم ان کا ایک تازہ مضمون جو انہوں نے اپنے رسالہ "میثاق" میں شائع کیا ہے اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ نقل کرتے ہیں۔ بہت خفیف سے تغیر کے ساتھ یہ مضمون اسی تصور اسلام کو پیش کرتا ہے جو تصور احمدیت نے پیش کیا ہے اور جس کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء نے نہایت وضاحت سے ہمیشہ بیان فرمایا ہے۔

ذیل میں ہم مولینا اصلاحی کے مضمون میں سے ایک چھوٹا سا اقتباس درج کرتے ہیں:

"ایک اور چیز جو انبیاء علیہم السلام کے طریقہ کار کو عام اہل دنیا کے طریقہ ہائے کار سے نمایاں کرتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان کی تمام جدوجہد میں مطلوب و مقصود کی حیثیت صرف خدا کی خوشنودی اور آخرت کی کامیابی کو حاصل ہوتی ہے اس چیز کے سوا کوئی اور چیز ان کے پیش نظر نہیں ہوتی۔ اگرچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ان کی جدوجہد کی کامیابی سے اللہ کے دین کو اور دین کے کام کرنے والوں کو دنیا میں بھی غلبہ اور تفوق حاصل ہوتا ہے لیکن وہ اس بات کی دعوت کبھی نہیں دیتے کہ آؤ حکومت الٰہیہ قائم کر دو یا اقتدار حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرو بلکہ دعوت صرف اللہ کے دین پر چلنے اور اس پر چلانے ہی کی دیتے ہیں اسلئے کہ آخرت کی کامیابی حاصل کرنے کے لئے خدا کے دین پر چلنا اور اسی پر دوسروں کو چلنے کی دعوت دینا بشرط ضروری ہے۔"

(ہفت روزہ المنبر لائلپور ۲۳ نومبر ۶۰ء)

اس اقتباس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک حوالہ ملاحظہ فرمائیے جو آپ کی ایک تقریر سے لیا جاتا ہے جو حضور ایدہ اللہ نے ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو قادیان میں خدام الاحمدیہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع میں فرمائی تھی اور جو الفضل ۲ ستمبر ۱۹۶۰ء کی اشاعت میں شائع ہوئی ہے فھو ھذا

"یہ امر یاد رکھو کہ کسی قوم دنیا کے پردہ پر کبھی کوئی عزت حاصل نہیں کر سکتی وہ چیز جس کی عام طور پر لوگ خواہش رکھتے ہیں یعنی دنیوی شان و شوکت اس کا چاہنا عیب ہے لیکن یہ امر قطعی طور پر ناممکن ہے کہ اگر اسلام کی تعلیم پر صحیح طور پر عمل کیا جائے تو وہ چیز تمہیں میسر نہ آئے۔ بے شک اس کا چاہنا عیب ہے مگر اس کا ملنا لازمی ہے۔ آج تک کسی نبی کی قوم نے کبھی یہ نہیں چاہا کہ اسے دنیوی شان و شوکت مل جائے۔ لیکن اگر وہ قوم صحیح طور پر نبی کی قوم بن جائے تو اسے یہ چیز بھی ضرور مل جاتی ہے۔ بے شک ایک قوم اس وقت گنہگار ہوگی جب وہ خود اپنی زبان سے دنیا کی بادشاہت طلب کرے لیکن جب کوئی قوم اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتی اور اپنے نفوس کو اسکی راہ میں قربان کر دیتی ہے تو خدا تعالیٰ یہ دکھانے کے لئے کہ میں قادر خدا ہوں۔ دنیا کی بادشاہتیں بھی ان کے سپرد کر دیتا ہے۔"

آپ الفضل کی اسی اشاعت میں مولینا امین احسن صاحب کا مکمل مضمون ملاحظہ فرمائیں ذرا سے تغیر سے یہ ایک ایسا مضمون ہے جو محسوس ہوگا کہ کسی احمدی کا لکھا ہوا ہے۔ اس مضمون میں قریب قریب وہی تصور پیش کیا گیا ہے جس کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع ہی سے مسلمانوں کے سامنے پیش فرمایا تھا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولینا نے احمدیت کے تصور ہی کو اپنے الفاظ میں پیش کر دیا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا انقلاب ہے جو مولینا کی طبیعت میں پیدا ہوا ہے اور ہمیں خوشی ہے کہ آپ اس سحر کے دام سے نکل آئے ہیں جو سیاسی اسلام کی صورت میں مودودی صاحب نے پھیلایا تھا۔ اور جس میں مولینا کی طرح کئی ایک دیگر اہل علم حضرات بھی گرفتار ہو گئے تھے مگر تجربہ سے ان کو ثابت ہو گیا کہ مودودی صاحب کی تحریک اگر اس کو تحریک کہا جائے "اسلام" کا طریق کار نہیں ہے۔ اور نہ وہ اغراض و مقاصد اسلام کے اغراض و مقاصد ہیں جنکے پیش نظر مودودی صاحب نے اپنی تحریک اٹھائی تھی۔

مولینا امین احسن اصلاحی کا یہ مضمون اس لئے نہایت قابل غور ہے کہ آپ مودودی صاحب کے نظریہ کے پرزور حامی رہ چکے ہیں اور آپ نے مودودی صاحب کی تحریک کو نہ صرف باہر سے محسوس کیا ہے بلکہ اس کے اندر گھوم کر اسکے گوشہ گوشہ کا اچھی طرح جائزہ لیا ہے اور ایک مدت تک اس کو نہ صرف زیر عمل دیکھا ہے بلکہ اس میں ایک فعال فرد کی حیثیت سے کام کیا ہے اور مودودی صاحب کی غیر اسلامی روح کو نہ صرف مشاہدہ سے بلکہ تجربہ سے انبیاء علیہم السلام کے دین سے مختلف محسوس کیا ہے۔

ہم نے یہ باتیں اس لئے نہیں بیان کیں کہ مولانا امین احسن اصلاحی جو کبھی مودودی صاحب کے لیفٹیننٹ تھے اور آپ کی عدم موجودگی میں ایک سے زیادہ دفعہ مودودی صاحب کی پارٹی کے باتفاق رائے امیر منتخب ہوتے رہے ہیں مودودی صاحب سے کسی ذاتی تنازعہ پر ناراض ہو گئے ہیں ہمیں ان تنازعات سے اگر کوئی ہیں کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم تو صرف اصول کے لحاظ سے آپ کے طبعی انقلاب کی جو آپکے ذہن میں رونما ہوا ہے لے رہے ہیں ہمیں مولانا کے مولانا مودودی سے اختلاف کی نہ کوئی خوشی ہے اور نہ رنج ہے۔ ہمیں صرف اس رائے سے غرض ہے جو انقلاب طبعی کے بعد آپ نے تصور اسلام کے متعلق ظاہر کی ہے چونکہ یہ رائے احمدیت کے تصور اسلام کے قریب ہے اور ایسی ہے جسکو احمدیہ جماعت شروع سے ہی اپنائے ہوئے ہے اور اسکی بنیادوں پر ہی شروع سے اب تک کام کر رہی ہے اسلئے ہمیں فخر ہے کہ مولانا اصلاحی جیسا عالم فاضل انسان بھی بعد غور اور تجربہ کے آخر سیاسی اسلام کے نظریہ کی غلطیوں کو سمجھ گیا ہے اور اس نے اپنے تغیر ذہنیت کو برملا الفاظ میں اصولی طور پر اپنے مضمون میں بیان کر دیا ہے۔

دوسرے الفاظ میں ہمیں اس امر میں کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ آپ جیسا عالم مودودی صاحب کی معاونت سے ہٹ گیا ہے کیونکہ باطل باطل ہی ہے، خواہ اسکی تائید کیلئے بڑے بڑے علماء ہی کیوں نہ کھڑے ہوں مگر اگر آپ انکے ساتھ رہتے تو ہمارا کوئی حرج نہیں تھا تاہم ہمیں آپکے ان نئے خیالات سے بڑی دلچسپی ہے جو بڑی حد تک احمدیت کے تصورات سے قریب ہیں۔

اسلام میں تقسیم وراثت کے اصول اور اُن کا فلسفہ[لہ]

از افادات مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب استاذ الجامعہ

(مرتبہ محمد یوسف صاحب سلیم بی اے متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور روزی کما کر کھانے کا اسے ذمہ دار بنایا اس فطرتی ذمہ داری کے پیش نظر انسان اپنی معاش کے لئے متعدد ذرائع اختیار کرتا ہے اور سعی عمل کے ذریعہ دولت کماتا ہے۔ اس دولت میں سے کچھ وہ خرچ کرتا ہے اور کچھ پس انداز کر لیتا ہے تاکہ اس سے آئندہ کی ضروریات پوری ہوں۔ بالعموم ایسا ہوتا ہے کہ انسان یہ پس انداز کی ہوئی دولت ساری کی ساری خرچ نہیں کر پاتا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آ جاتا ہے اور وہ اپنا مال و متاع چھوڑ کر اگلے جہان کو سدھار جاتا ہے اس بچے چھوڑے ہوئے مال کو کیا کیا جائے مختلف تہذیبوں نے اپنے اپنے انداز میں اس کا مختلف جواب دیا ہے لیکن اسلام کا جواب سب سے اعلیٰ بڑا پُرحکمت اور زیادہ مبنی برحقیقت ہے۔

اسلامی نظام وراثت فطرت شناسی کا آئینہ دار ہے کیونکہ انسان جب اس دنیا میں زندگی گذار رہا ہوتا ہے تو کئی ایک کے ساتھ اس کے جذبات محبت والفت وابستہ ہوتے ہیں کئی ایک پر وہ طبعاً بھروسہ رکھتا ہے۔ اور اسے امید ہوتی ہے کہ اس کی مشکل گھڑیوں میں وہ اس کے کام آئیں گے بالعموم اس جذبہ اور بھروسہ کا انحصار خونی رشتہ پر ہوتا ہے اور ایک حد تک قانون نے بھی اس باہمی ذمہ داری کو تسلیم کیا ہے ایک شخص کی اولاد جب چھوٹی عمر کی ہو تو فطرتی جذبہ کے ساتھ ساتھ قانون کا تقاضا بھی یہی ہے کہ باپ اپنی اس چھوٹی اولاد کی پرورش کرے۔ اس کی ضروریات پوری کرے اور اسے اس قابل بنائے کہ دنیا میں وہ عزت اور وقار کی زندگی بسر کر سکے اور اس دنیا کی ترقی میں مقدور بھر حصہ لے سکے اپنے لئے بھی وہ مفید ہو اور دوسروں کے لئے بھی۔ پھر اس کے بعد جب ماں باپ بوڑھے ہوتے ہیں تو اولاد کا اخلاقی اور قانونی فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے والدین کی خدمت کریں اور ان کی ضروریات کو کما حقہٗ مہیا کریں۔ قریباً قریباً یہی حال اپنے اپنے دائرہ کے اندر دوسرے قریبی رشتہ داروں کا ہے علاوہ ازیں دولت کے کمانے میں قریب کے رشتہ دار انسان کے دست و بازو ہوتے ہیں بیوی خاوند کی کمائی میں جس طرح ممد و معاون بنتی ہے وہ ایک واضح حقیقت ہے یہی حال ماں باپ اور اولاد کے باہمی تعاون کا ہے اسی قسم کے قریبی جوڑ۔ باہمی تعاون اور مشترک ذمہ داریوں پر شریعت اسلامیہ نے مرنے والے کے مال کی تقسیم کی بنیاد رکھی ہے۔ اس بناء پر جتنا زیادہ ان باتوں میں کسی کو قرب حاصل ہوگا اتنا ہی وہ اس مال میں سے زیادہ حصہ لینے میں مقدم ہوگا۔ غرضیکہ اس حکمت کے مدنظر تمام رشتہ داروں کو درجہ بدرجہ اس ترکہ میں سے حصہ دیا جا سکے گا۔

اسلام کا یہ بھی منشاء ہے کہ جب ایک انسان اس دنیا سے رخصت ہو تو اسکے پسماندگان اور لواحقین کے دل اس کی طرف سے پوری طرح صاف اور اس کے لئے جذبہ محبت سے سرشار ہوں لیکن اگر یہ مرنیوالا دنیا سے جاتے وقت اپنے ترکہ میں ایسا تصرف کر جائے جس سے اس کے پسماندگان کو تکلیف پہنچے یا قانوناً وہ اس کے مال سے محروم ہو جائیں تو لازماً ان کے دل اسکی طرف سے میلے ہونگے اور اپنے دلوں میں وہ ایک ایسے افسوس کو جگہ دیں گے جو جذبات محبت کے خلاف ہے پھر یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے کچھ رشتہ داروں کی پرورش کی ذمہ داری اس کی زندگی میں اس پر ہو اب اسکے مرنے کے بعد اگر وہ رشتہ دار اسکے مال سے محروم ہو جائیں تو ظاہر ہے کہ ان کے دلوں میں کس قدر تلخی راہ پائے گی۔ غرض مسائل وراثت میں شریعت اسلامیہ نے ان تمام امور کا لحاظ رکھا ہے۔ اور میت کے ترکہ کو جیسا کہ تفصیل سے ظاہر ہوگا اس طرح پر تقسیم کیا ہے کہ ہر ایک حق دار کا حق اسکے حصہ کے مطابق اس کو مل جائے۔

اسلام میں تقسیم وراثت

اس مذکورہ بالا حکمت اور مرنیوالے کے میلانات اور جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلام نے ترکہ کے بارہ میں جو ہدایات دی ہیں اب ہم مختصراً انکا ذکر کرتے ہیں۔

اسلام کی ہدایت یہ ہے کہ سب سے پہلے میت کی تجہیز و تکفین پر خرچ کیا جائے۔ اس میں اسلام نے افراط و تفریط سے منع کیا ہے۔ اور میانہ روی اختیار کرنے کی ہدایت کی ہے اسکے بعد مرنے والے نے اگر کوئی قرض چھوڑا ہے تو وہ ادا کیا جائے گا۔ ادائیگی قرض کے بعد اگر کچھ مال باقی بچ رہے اور مرنیوالے نے کوئی وصیت کی ہو تو اس مال کے $\frac{1}{3}$ حصہ تک وصیت کو جاری کیا جاوے گا بعد ازاں باقی ماندہ مال وارثوں میں تقسیم ہوگا اسلام نے اس حیثیت سے وارثوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ ایسے وارث جنکے حصے مقرر کر دئے گئے ہیں انہیں اصحاب الفروض کہا جاتا ہے یعنی مقررہ حصوں والے وارث۔

۲۔ ایسے وارث جن کا کوئی حصّہ تو مقرر نہیں لیکن اگر اصحاب الفروض نہ ہوں تو سارا ترکہ ان کو مل جاتا ہے اور اگر اصحاب الفروض ہوں تو ان کو دینے کے بعد جو باقی بچے وہ اسکے مستحق ہونگے ایسے وارثوں کو عصبات کہتے ہیں جس کا مفرد عصبہ ہے یعنی جدی وارث۔

۳۔ اگر مرنیوالے کا ایسا کوئی وارث نہ ہو یعنی نہ اصحاب الفروض میں سے اور نہ عصبات میں سے لیکن مرنیوالے کا کوئی اور قریبی رشتہ دار مثلاً نانا۔ دوہتا۔ پھوپھی وغیرہ ہو تو ترکہ اسے ملیگا ایسے ورثاء ذوی الارحام کہلاتے ہیں۔

ذیل میں ان میں سے ہر ایک طبقہ کی مختصر تشریح کی جاتی ہے:۔

۱۔ اصحاب الفروض

ایسے وارثوں کی تعداد بارہ ہے۔

۱۔ بیٹی	۲۔ پوتی
۳۔ ماں	۴۔ دادی نانی
۵۔ بہن	۶-۷ مادری بہن اور مادری بھائی
۸۔ پدری بہن	۹۔ بیوی
۱۰۔ خاوند	۱۱۔ باپ
۱۲۔ دادا	

۱۔ بیٹی اگر اکیلی ہو تو اسے ترکہ کا نصف ملے گا اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں تو ان سب کو ترکہ کا دو ثلث ($\frac{2}{3}$) ملے گا۔ اور اگر اسکے ساتھ اسکے بھائی بھی ہوں یعنی مرنیوالے کے بیٹے تو ہر بیٹے کو دو حصے اور ہر بیٹی کو ایک حصہ ملے گا۔ مثلاً ایک شخص فوت ہوا ہے اسکے وارث ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے تو ترکہ کے تین حصے کئے جائیں گے دو حصے بیٹے اور ایک حصہ بیٹی کو مل جائے گا۔

۲۔ پوتی۔ کو اسی وقت حصہ ملتا ہے جبکہ مرنے والے کا نہ بیٹا ہو نہ بیٹی۔ اگر ایک بیٹی ہو تو پھر پوتی کو ترکہ کا چھٹا حصہ ملے گا۔ اور اگر دو ہوں تو کچھ نہیں ملے گا۔ اگر کوئی بیٹی نہ ہو اور نہ ہی کوئی بیٹا ہو تو اس صورت میں پوتی کو ترکہ کا نصف ملے گا۔ اور اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں تو دو ثلث ملے گا۔ اگر انکے بھائی بھی ہوں یعنی مرنیوالے کے پوتے بھی ہوں تو پھر ہر پوتے کو دو حصے اور ہر پوتی کو ایک حصہ ملیگا جسطرح اوپر بیٹی کی تفصیل میں آ چکا ہے۔

۳۔ ماں۔ اگر مرنیوالے کی اولاد ہو تو ماں کو $\frac{1}{6}$ ملیگا اور اگر اولاد نہ ہو لیکن مرنیوالے کے دو یا دو سے زیادہ بھائی ہوں تو پھر بھی ماں کو $\frac{1}{6}$ ملیگا ہاں اگر نہ اولاد ہو نہ بھائی ہوں یا صرف ایک بھائی ہو تو پھر ماں کو ایک ثلث ($\frac{1}{3}$) ملیگا گویا دو صورتوں میں ماں کو $\frac{1}{6}$ ملتا ہے اور ایک صورت میں $\frac{1}{3}$۔

۴۔ دادی۔ نانی۔ اگر مرنیوالے کی ماں نہ ہو بلکہ دادی یا نانی ہو تو اسے $\frac{1}{6}$ ملیگا اگر دادی نانی دونوں ہوں تو دونوں کو $\frac{1}{6}$ ملیگا جو ان میں برابر تقسیم ہو جائیگا یہی حکم پڑدادی پڑنانی وغیرہ کے لئے ہے۔

۵۔ بہن۔ اگر مرنیوالے کی اولاد نہ ہو اور نہ ہی باپ دادا ہوں اور صرف ایک بہن وارث ہو تو اسے ترکہ میں سے $\frac{1}{2}$ ملیگا اور اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں تو انہیں ترکہ کا $\frac{2}{3}$ ملیگا اگر مرنیوالے کی ایک یا ایک سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو انہیں دینے کے بعد جو کچھ باقی بچے گا وہ بہنوں کو مل جائیگا اگر بہنوں کے ساتھ بھائی ہوں تو پھر ہر بھائی کو دو حصے اور ہر بہن کو ایک حصہ ملیگا۔ یہی حال پدری بہن بھائی کا ہے بشرطیکہ مرنیوالے کے سگے بہن بھائی نہ ہوں ورنہ پدری بہن بھائی کو کچھ نہ ملے گا۔

لہ یہ وہ لیکچر نہیں جو استاذی المکرم ملک صاحب نے گذشتہ سال درجہ اُولیٰ کو فقہ پڑھاتے ہوئے دیا۔

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے نصیحت

امسال جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو بمقام ربوہ ہو رہا ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ۱۸۹۲ء سے ہوتا چلا آیا ہے۔ اس جلسہ کی غرض و غایت کے سلسلہ میں حضور فرماتے ہیں۔

"اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالےٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقوٰی اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت و مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکساری اور تواضع اور راست بازی ان میں پیدا ہو اور اپنی دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔" (شہادت القرآن)

احباب جماعت اس مدعا اور مطلب کو لے کر جلسہ سالانہ میں شمولیت فرمائیں

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

۶۔ مادری بہن بھائی:۔ اگر مرنے والے کی اولاد نہ ہو اور نہ ہی باپ دادا ہوں۔ لیکن ایک مادری بہن یا بھائی ہو تو اُسے ترکہ کا ۱/۶ ملے گا اور اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں یا ایک بھائی اور ایک بہن ہو تو انہیں ترکہ کا ۱/۳ ملے گا۔

۷۔ بیوی:۔ اگر مرنے والے کی اولاد ہو تو بیوی کو ۱/۸ ورنہ ۱/۴ ملے گا۔

۸۔ خاوند:۔ اگر مرنے والی کی اولاد ہو تو خاوند کو ۱/۴ ورنہ اُسے ۱/۲ ملے گا۔

۹۔ باپ:۔ اگر مرنے والے کا بیٹا ہو تو باپ کو ۱/۶ ملے گا۔ اور اگر بیٹا نہ ہو تو پھر وہ عصبہ ہے۔ یعنی اصحاب الفروض کو دینے کے بعد جو کچھ باقی بچے گا وہ باپ کو مل جائے گا۔

۱۰۔ دادا۔ مرنے والے کا اگر باپ نہ ہو بلکہ دادا ہی ہو تو وہ اسی طرح وارث ہوگا جس طرح باپ وارث ہوتا ہے۔ یعنی ایک صورت میں ۱/۶ ملے گا۔ اور باقی صورتوں میں وہ عصبہ ہوگا۔

(۲) عصبات

عصبہ کی تین قسمیں ہیں (۱) عصبہ بنفسہٖ (۲) عصبہ بغیرہٖ۔ اور (۳) عصبہ مع غیرہٖ۔

۱۔ عصبہ بنفسہٖ سے مراد مندرجہ ذیل ہر دو وارث ہیں:

بیٹے مثلاً اگر ایک شخص فوت ہوا اور اس کا اور کوئی وارث نہ ہو صرف بیٹا ہی ہو تو ساری جائداد کا وہی وارث ہوگا۔ اور اگر بیوی ہو تو اُسے اس کا مقررہ حصہ دینے کے بعد باقی ساری جائیداد بیٹے کو مل جائے گی۔ غرضیکہ بیٹا عصبہ ہونے کی وجہ سے ایک صورت میں ساری جائیداد کا مالک ہوتا ہے اور باقی صورتوں میں اصحاب الفروض کو دینے کے بعد جو کچھ بچے گا اس کو ملے گا۔ یہی حال درجہ بدرجہ باقی عصبات کا ہے جو یہ ہیں:

پوتے پڑپوتے وغیرہ۔ باپ۔ دادا۔ پڑدادے وغیرہ۔ سگے بھائی۔ باپ جائے یعنی سوتیلے بھائی۔ سگے بھتیجے اور ان کے بیٹے۔ سوتیلے بھائیوں کے بیٹے۔ سگے چچے سوتیلے چچے سگے چچوں کے بیٹے۔ سوتیلے چچوں کے بیٹے باپ کے سگے چچے۔ باپ کے سوتیلے چچے۔ دادا کے چچے اور ان کے بیٹے وغیرہ وغیرہ۔ یعنی ہر ایسا مرد جدی رشتہ دار جو عورت کے واسطہ کے بغیر تعلق دار ہو وہ عصبہ کہلاتا ہے

۲۔ عصبہ بغیرہٖ:۔ اس سے مراد بیٹی پوتی سگی بہن اور سوتیلی بہن ہے بیٹی۔ بیٹے یعنی بھائی یعنی مرنے والے کے بیٹے کی موجودگی میں۔ اسی طرح پوتی پوتے کی موجودگی میں سگی بہن بھائیوں کی موجودگی میں اور سوتیلی بہن۔ سوتیلے بھائیوں کی موجودگی میں عصبہ بن جاتی ہیں۔ جیسا کہ ان کے حصوں کے ذکر میں بیان آچکا ہے۔

۳۔ عصبہ مع غیرہٖ:۔ سگی بہن اور سوتیلی بہن۔ بیٹیوں اور پوتیوں کی موجودگی میں عصبہ بن جاتی ہے۔ جیسا کہ گذر چکا ہے کہ اگر مرنے والے کی ایک بیٹی اور باقی بہنیں ہوں تو بیٹی کو دینے کے بعد باقی جو کچھ بچے گا وہ بہنوں کو مل جائے گا۔ یہی حال پوتی کے موجود ہونے کی صورت میں بہنوں کا ہے۔

(۳) ذوی الارحام

اس سے مراد وہ رشتہ دار ہیں۔ جنہیں اصحاب الفروض اور عصبات کی عدم موجودگی کی صورت میں وراثت ملتی ہے۔ اس کی ذیل میں مندرجہ ذیل رشتہ دار آتے ہیں:۔

نانا۔ نواسے۔ پوتیوں کی اولاد۔ بھتیجیاں۔ بھانجیاں۔ ماں جائے بھائیوں کی اولاد۔ ماں کے چچے یعنی نانے کے بھائی۔ پھوپھیاں۔ چچوں کی لڑکیاں وغیرہ۔

دنیا کے دوسرے تمدنوں میں تقسیم وراثت کے اصول

تقسیم وراثت کا سوال چونکہ بہت پرانا ہے غالباً جب سے دنیا میں تمدن کی بنیاد پڑی ہے اسی وقت سے یہ سوال موجود ہے اس لئے مختلف تہذیبوں نے اپنے اپنے وقت میں اس کے جو جواب دیئے ہیں اور جنہیں تاریخ نے محفوظ رکھا ان کا مختصر ذکر بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا

قدیم مصریوں میں تقسیم وراثت

موجودہ دنیا کی قدیم ترین تہذیب مصری تہذیب ہے۔ ان قدیم مصریوں میں تقسیم وراثت کا یہ رواج تھا کہ قبیلہ یا کنبہ کا وہ فرد جو ان میں سب سے زیادہ سمجھدار خیال کیا جاتا۔ اُسے مرنے والے کی ترکہ دی جاتی اور وہی مرنے والے کے اموال کا نگران و متولی ہوتا البتہ وہ زمین کا مالک متصور نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ مصر کی ساری زمین فراعنہ مصر کی ملکیت تھی۔ کنبہ کا یہ سردار صرف انتظام اور نگرانی کے لحاظ سے امتیازی حیثیت کا مالک ہوتا۔ حصہ کے لحاظ سے دوسرے وارثوں پر اُسے کوئی خاص فوقیت حاصل نہ تھی۔ بلکہ سب کی سب اولاد لڑکا لڑکی پوتا پوتی نکلتہ ترکہ میں برابر کے حصہ دار ہوتے کیونکہ وہ لوگ یعنی مشترک خاندان کے طور پر رہتے تھے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعض اوقات ترکہ تقسیم کرتے وقت بیٹی کو بیٹوں سے کچھ کم دیا جاتا تھا۔ عموماً یہ فرق معمولی سا ہوتا۔ اور اس میں بھی بیٹی کی رضا مندی حاصل کر لی جاتی تھی اور اسے اس کے عوض بہت بڑا مہر دیا جاتا تھا۔ آثار قدیمہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ماں بیوی۔ بھائی۔ بہن چچا۔ پھوپھیاں۔ ماموں اور خالائیں بھی شریک وراثت ہوتی تھیں۔ بالفاظ دیگر وراثت صرف مرنے والوں کی اولاد تک محدود نہیں رہتی تھی بلکہ سارے قریب کے رشتہ دار اس کے حق دار سمجھے جاتے تھے۔

قدیم مشرقی اقوام کے ہاں تقسیم ترکہ کا رواج

طوراتی۔ کلدانی۔ سریانی۔ سوریین۔ فینیقین اور اسی قسم کی دوسری اقوام جو طوفان نوحؑ کے بعد شرق الاوسط میں گذری ہیں۔ ان کے ہاں مملکت یہود اور سلطنت روما کے زمانہ تک قوانین اور شریعت کا مزاج قریب قریب ایک جیسا رہا کیونکہ یہ اقوام اپنے اخلاق۔ طبائع اور طرز زندگی میں ایک جیسی تھیں جب قبیلہ کا کوئی رئیس مرجاتا تو قوم کے مقننین کے مد نظر کنبہ کا استحکام اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنا ہوتا تھا۔ اور پوری قوم کو کنبہ کے مقابلہ میں کوئی فائق حق حاصل نہ تھا اس لئے ان کے ہاں وصیت کے بارہ میں قوم کی رائے لینے کی کوئی ضرورت نہ سمجھی جاتی تھی۔ البتہ ان کے ہاں وصیت کا رواج بہت شاذ تھا اور وصیت اس حال میں ہی صحیح سمجھی جاتی جبکہ مرنے والے کے کنبہ میں کوئی فرد نہ ہوتا یہ وصیت بالعموم کسی ایسے قریبی رشتہ دار کے حق میں ہوتی جو کنبہ کے مفاد کی نگرانی کی اہلیت رکھتا۔ تقسیم وراثت کی صورت میں یہی کہ پوتا لڑکا باپ کا قائمقام ہوتا۔ اگر یہ نہ ہوتا تو جو لڑکا سمجھدار ہوتا وہ وراثت کا حق دار سمجھا جاتا اور باپ کی قائمقامی کرتا اگر ان میں سے کوئی نہ ہوتا تو مرنے والے کے بھائی۔ بھتیجے۔ یہاں تک کہ بیوی کے رشتہ دار اور پھر ان کے دور کے رشتہ دار وارث بنتے۔ ان اقوام نے کنبہ کو یہ اہمیت اس لئے دی کہ یہ قومیں ایک طرح سے خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرتی تھیں۔ اس لئے ضروری تھا کہ قبائلی نظام بڑا سخت ہو۔ اور کنبہ ایک ایسا آہنی بازوؤں والا سربراہ ہو۔ جس کی سب فرمانبرداری کریں۔ ان قوموں کے ہاں بچوں اور عورتوں کو حق وراثت سے محروم سمجھا جاتا تھا۔ (باقی)

درخواست دعا

چند عوارض کی وجہ سے میری طبیعت ناساز رہتی ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان و احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

نور الدین۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہدو ملہی

اسلام اور تحریک دونوں کا مزاج ایک دوسرے سے متضاد ہے!

از مولانا امین احسن اصلاحی منقول از ہفت روزہ المنبر لائل پور

نوٹ:- اس مضمون کے سلسلہ میں صفحہ ۲ پر ایڈیٹوریل ملاحظہ فرمائیں ـــــــــ ضروری نہیں ادارہ ہر بات میں مضمون نگار سے متفق ہو۔

اقامت دین تبلیغ کے ذریعہ

انبیاء علیہم السلام دنیا میں اللہ کا دین قائم کرنے کے لئے آئے اور اس مقصد کے لئے جس چیز کو انہوں نے ذریعہ اور وسیلہ بنایا وہ تبلیغ و شہادت ہے۔ تبلیغ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو دین ان پر اتارا انہوں نے بغیر کسی کمی بیشی، بغیر کسی دخل و تصرف اور بغیر کسی ردو بدل کے پوری وضاحت و صراحت کے ساتھ خلق خدا کو پہنچا دیا نہ اس کے مزاج میں کوئی تغیر ہونے دیا، نہ اس کے مواد میں۔ نہ اس کی ترتیب میں کوئی تبدیلی پیدا کی نہ اس کی تدریج میں اوہ اللہ کے دین کے امین تھے اس کے موجد اور مصنف نہیں تھے۔ اس وجہ سے اپنی ذمہ داری انہوں نے ہر طرح کے حالات میں صرف یہ سمجھی کہ اسکے پیغام کو لوگوں تک پہنچائیں۔ انہوں نے اس بات کی پرواہ کبھی نہیں کی کہ اس دین کی تبلیغ حالات و مصالح کے مطابق ہے یا نہیں اور لوگ اس کو رد کریں گے یا قبول کریں گے۔ اگر مصلحت کے پرستاروں کی طرف سے کبھی یہ اصرار کیا گیا کہ فلاں بات میں اگر یہ ترمیم و اصلاح کر دی جاتے۔ تو وہ پورے دین کو بخوشی قبول کر لیں گے۔ تو انہوں نے صاف کہہ دیا کہ ہم اپنی جانب سے اس میں کسی ردو بدل کے مجاز نہیں ہیں، جس کا جی چاہے اس کو قبول کرے، جس کا جی چاہے وہ رد کرے

شہادت

شہادت کا مطلب یہ ہے کہ دل سے، زبان سے قول سے، عمل سے، خلوت سے، جلوت سے زندگی سے، موت سے غرض اپنی ایک ایک ادا سے انہوں نے اسی دین کی گواہی دی۔ جس کے وہ داعی بن کر آئے، ان کی زندگی کی کتاب اور ان کی دعوت کی کتاب میں کوئی فرق نہیں ہوا انہوں نے جس چیز سے دوسروں کو روکا اس سے پوری شدت کے ساتھ خود پرہیز کیا۔ جس چیز کا دوسروں کو حکم دیا۔ اس پر بخود پوری قوت و عزیمت کے ساتھ عمل کیا۔ ان کی دعوت اور ان کی زندگی کی یہی مکمل مطابقت درحقیقت ان کی دعوت کی صداقت کی وہ دلیل بنی جس کو ان کے کٹر سے کٹر دشمن بھی جھٹلانے کی جرأت نہ کر سکے۔

تحریک اور دین

اس کے بالکل برعکس معاملہ اہل سیاست کا ہے اہل سیاست خدا کا دین نہیں قائم کرتے بلکہ تحریک چلاتے ہیں۔ اگر وہ دین کا نام لیتے بھی ہیں تو وہ دین بھی ان کی تحریک ہی کا ایک جزو ہوتا ہے۔ اس وجہ سے جس جس وادی میں ان کی تحریک ٹھوکریں کھاتی پھرتی ہے، ان ساری وادیوں میں ان کا دین بھی بھٹکتا پھرتا ہے۔ ایک تحریک رکھنے تبلیغ اور شہادت کے معروف ذریعے بالکل بیکار ہیں۔ اسلئے اہل سیاست کا سارا اعتماد اپنے مقصد کی کامیابی میں پروپیگنڈے پر ہوتا ہے۔

پروپیگنڈا

پروپیگنڈا اور تبلیغ میں صرف انگریزی اور عربی ہی کا فرق نہیں ہے بلکہ روح اور جوہر کا بھی فرق ہے۔ تبلیغ تو جیسا کہ واضح ہو چکا ہے صرف اللہ کے دین کو پورا پورا پہنچا دیتا ہے لیکن پراپیگنڈے کا مقصود پیش نظر تحریک کو کامیاب بنانا ہوتا ہے۔ یہ کامیابی جس طرح بھی حاصل ہو۔ پراپیگنڈا ایک مستقل فن ہے جس کو زمانہ حال کی سیاسی تحریکات نے جنم دیا ہے اور اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ان تمام اخلاقی حدود و قیود سے بالکل آزاد ہوتا ہے جن کی پابندی حضرات انبیاء علیہم السلام نے اپنے اقامت دین کے کام میں واجب سمجھی ہے۔

مناسب ہوگا کہ ہم مختصر طور پر یہاں پراپیگنڈے کی چند خصوصیات کی طرف بھی اشارہ کر دیں تاکہ سیاسی تحریکات کے اس سب سے بڑے وسیلۂ کار اور تبلیغ کے درمیان جو فرق ہے وہ واضح ہو کر سامنے آجائے

پراپیگنڈے کے اجزائے ترکیبی پر غور کیجیے تو معلوم ہوگا کہ اس کے اندر جزو اکبر کی حیثیت مبالغہ کو حاصل ہوتی ہے بات کا بتنگڑ اور رائی کا پربت بنانا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ کوئی مجمع ۵ سو کا ہوگا تو وہ اس کی بدولت اخبارات کی شاہ سرخیوں میں ۵ ہزار کا بن جائے گا۔ کسی کا استقبال دس آدمی کریں گے تو یہ دس آدمی پراپیگنڈے کی کرشمہ سازی سے دس ہزار بن جائیں گے کسی بستی یا شہر کے دو چار آدمی اگر کسی ملک سیاسی کے ساتھ ذرا سی ہمدردی کا بھی اظہار کر دیں گے تو اس ملک کے حامی اپنے اخبارات و رسائل میں یوں ظاہر کریں گے کہ گویا وہ پورا کا پورا شہر ان کی تائید و حمایت میں دیوانہ وار اٹھ کھڑا ہوا ہے اگر کسی باہر کے ملک سے تائید و ہمدردی کا ایک کارڈ بھی آجائے گا تو پریس میں اس کی تشہیر یوں ہوگی کہ فلاں ملک کو فلاں تحریک نے بالکل مسخر کر لیا ہے۔ اگر کوئی خدمت حقیقت کی ترازو میں چھٹانک ہوگی تو پروپیگنڈے کی مشنری کا یہ فرض ہے کہ وہ اس کو کم از کم من بھر دکھائے اس جھوٹ اور مبالغہ آرائی کو موجودہ زمانہ میں ہمارے اہل سیاست نے اس طرح اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہے کہ اب اس کے برائی ہونے کا شائبہ تک لوگوں کے اندر احساس بھی مردہ ہو گیا ہے اس کو چہ میں بدنام تو اکیلا غریب گوئبلز ہے، اور اس کی یہ بدنامی بھی پراپیگنڈے ہی کا کرشمہ ہے، لیکن حقیقت اور انصاف یہ ہے کہ اس سیاست کے حمام میں سب کو گوئبلز ہی کے اسوہ کی پیروی کرنی پڑتی ہے، خواہ کوئی شخص دنیا کا نام لیتا ہوا اس میں داخل ہو یا دین کا کلمہ پڑھتا ہوا داخل ہو۔

اس جھوٹ اور مبالغہ ہی کا ایک پہلو یہ ہے کہ اپنے موافق کو مدح و توصیف سے آسمان پر پہنچا یا جائے اور جس کو مخالف قرار دے لیا جائے اس کے خلاف اتنے جھوٹ اور اتنی تہمتیں تراشی جائیں کہ وہ کہیں منہ دکھانے کے قابل نہ رہ جائے اسلام میں تو مدح و ذم اور تعریف و ہجو دونوں کے لئے نہایت سخت حدود و قیود ہیں اور کوئی شخص دین سے بے قید ہوئے بغیر اپنے آپ کو حدود و قیود سے آزاد نہیں کر سکتا لیکن سیاست میں صرف ایک ہی اصول چلتا ہے وہ یہ کہ اپنے موافق کو آسمان پر پہنچاؤ اور اپنے مخالف کو تحت الثریٰ میں گرا دو۔ اور اس مقصد کے لئے جس قسم کے جھوٹ اور جس نوع کے افترا کی ضرورت پیش آئے اس کو بے تکلف گھڑو اور بالکل بے خوف ہو کر اس کو لوگوں میں پھیلاؤ صحیح اسلامی نقطۂ نظر سے یہ بات کتنی ہی بے حیائی اور بے شرمی کی سمجھی جائے لیکن اہل سیاست اپنی تحریکات کی کامیابی کے لئے اس چیز کو ناگزیر خیال کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک اسی طرح وہ اشخاص اٹھتے ہیں جو تحریک کی گاڑی کو چلاتے ہیں۔ اور اسی طرح وہ اشخاص گرتے ہیں جو تحریک کی راہ میں رو کاوٹ بنتے ہیں یہ خفض و رفع کا فلسفہ ایک مستقل فلسفہ ہے جس کے تحت کتنے بے علم ہیں جو مولانا اور علامہ کا مقام حاصل کر لیتے ہیں اور کتنے صاحب علم و تقویٰ ہیں جنکی پگڑیاں اچھلتی رہتی ہیں

نصب العین

ایک اور چیز جو انبیاء علیہم السلام کے طریقہ کار کو عام اہل دنیا کے طریقہ ہائے کار سے نمایاں کرتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان کی تمام جدوجہد میں مطلوب و مقصود کی حیثیت صرف خدا کی خوشنودی اور آخرت کی کامیابی کو حاصل ہوتی ہے اس چیز کے سوا کوئی اور چیز ان کے پیش نظر نہیں ہوتی۔ اگرچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ان کی جدوجہد کی کامیابی سے اللہ کے دین کو اور دین کے کام کرنے والوں کو دنیا میں بھی غلبہ اور تفوق حاصل ہوتا ہے لیکن وہ اس بات کی دعوت کبھی نہیں دیتے کہ آؤ حکومت الٰہیہ قائم کر دیا اقتدار حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرو بلکہ دعوت صرف اللہ کے دین پر چلنے اور اس پر چلانے ہی کی دیتے ہیں اس لئے کہ آخرت کی کامیابی حاصل کرنے کے لئے خدا کے دین پر چلنا اور اسی پر دوسروں کو چلنے کی دعوت دینا شرط ضروری ہے۔

اس کے برعکس اہل سیاست کی ساری تگ و دو کا مقصود اقتدار کا حصول ہوتا ہے وہ اسی اقتدار کے حصول کے لئے اپنی تنظیم کرتے ہیں اور اسی کے لئے لوگوں کو دعوت دیتے ہیں یہ مقصود ایک خالص دنیوی مقصود ہے لیکن بعض لوگ اس پر دین کا ملمع کر کے اس چیز کو اس طرح پیش کرتے ہیں کہ وہ یہ اقتدار اپنے لئے نہیں چاہتے بلکہ خدا کے لئے یا اس کے دین کے لئے چاہتے ہیں جو لوگ معاملہ کو اس شکل میں پیش کرتے ہیں ضروری نہیں کہ ان کی نیتوں پر شبہ کیا جائے ہو سکتا ہے کہ وہ جس اقتدار کے حصول کے لئے جدوجہد کر رہے ہوں وہ خدا ہی کے لئے استعمال کریں۔

لیکن اس سے جدوجہد کا نصب العین بالکل تبدیل ہو جاتا ہے اور اس نصب العین کی تبدیلی کا جدوجہد کی مزاجی خصوصیات پر بڑا اثر پڑتا ہے، بلکہ سچ پوچھئے تو یہ نصب العین کی تبدیلی سارے کام ہی کو درہم برہم کر کے رکھ دیتی ہے

(باقی صفحہ ۷ پر)

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ

پہلا دن ۲۶ دسمبر ۱۹۶۰ء بروز سوموار

پہلا اجلاس

وقت	پروگرام
۹-۱۵ تا ۹-۴۵	تلاوت قرآن کریم
۹-۴۵ تا ۱۰-۱۵	افتتاحی تقریر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ از جلسہ گاہ مردانہ
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	اسلام اور غیر مسلم رہنما۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب " "
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۱۵	نظم — امۃ المصور مرزا بنت مرزا داؤد احمد صاحب
۱۱-۱۵ تا ۱۱-۴۵	تقریر — مبارکہ نیر صاحبہ

نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

وقت	پروگرام
۱-۴۵ تا ۲-۰۰	تلاوت قرآن کریم و نظم - مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ - امۃ المالک راولپنڈی
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد - سیدہ حمیدہ بانو - لائل پور
	احمدی اخبارات میں مصباح کا درجہ - مکرمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ مدیرہ رسالہ مصباح
۲-۱۵ تا ۲-۳۰	اسلام اور دیگر مذاہب - امۃ القدوس صاحبہ لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ
۲-۳۰ تا ۲-۴۵	وفات مسیح - مبارکہ انجم صاحبہ بی اے - بی ٹی
۲-۴۵ تا ۳-۳۰	عقائد احمدیت پر اعتراضات کے جوابات - مکرم قاضی محمد نذیر صاحب از جلسہ گاہ مردانہ

دوسرا دن ۲۷ دسمبر بروز منگل

پہلا اجلاس

وقت	پروگرام
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	سیرت نبوی احادیث کی روشنی میں - سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب از جلسہ گاہ مردانہ
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۱۵	ذکر حبیب - حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے جلسہ گاہ مردانہ
۱۱-۱۵ تا ۱۲-۰۰	تقریر - سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

وقت	پروگرام
۱-۴۵ تا ۲-۰۰	تلاوت قرآن کریم
۲-۰۰ تا ۲-۴۵	وقف جدید کی اہمیت — صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
۲-۴۵ تا ۲-۵۵	نظم
۲-۵۵ تا ۳-۲۰	مسلمان عورتوں کے فضائل - امۃ المجید صاحبہ ایم اے - منٹگمری
۳-۲۰ تا ۳-۴۰	جلسہ سالانہ کی اہمیت - امۃ المالک صاحبہ بی اے - راولپنڈی
۳-۴۰ تا ۴-۰۰	دعا — بیگم شفیع صاحبہ

تیسرا دن ۲۸ دسمبر بروز بدھ

اجلاس اول

وقت	پروگرام
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم
۹-۳۰ تا ۹-۵۰	جنت و دوزخ کی حقیقت - سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
۹-۵۰ تا ۱۰-۱۵	جماعت احمدیہ اور اس کے قیام کی غرض — امۃ الرشید فضل الٰہی سیکنڈ ایئر جامعہ نصرت ربوہ
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۱۵	افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ — چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب از جلسہ گاہ مردانہ
۱۱-۲۰ تا ۱۱-۵۰	پردہ — مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب

نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

۲-۰۰ تقریر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

واقفین کی ضرورت

وقف جدید انجمن احمدیہ کو ایسے مخلص واقفین کی ضرورت ہے جو اسلام کے شیدائی ہوں اور اس راہ میں ہر قسم کی مشکلات برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دینی علوم سے شغف اور دینی واقفیت رکھتے ہوں۔ دیہاتی جماعتوں کی اسلامی رنگ میں تربیت کرنے کے اہل ہوں۔ اور مالی مشکلات کے باوجود وفاداری، فرض شناسی اور بشاشت کے ساتھ اپنے عہدوں کو نبھانے کی طاقت رکھتے ہوں۔ وقف کی درخواستیں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں بھجوائی جانی چاہئیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظم تعلیم وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

میرے والد صاحب مرحوم

۲۷ نومبر ۱۹۵۹ء کو میرے والد محترم اللہ دتا صاحب آف سدو کی داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ آپ تقریباً اڑھائی سال تک بعارضہ فالج بیمار رہے۔ ایک مرتبہ تو صحت عود کر آئی تھی مگر دوبارہ مرض شدت پکڑ گئی۔ جس کی وجہ سے جسم کا نچلا حصہ بہت کمزور ہو گیا۔ یہاں تک کہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے۔ مرحوم نے اپنی یادگار پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ وفات کے وقت تقریباً ۷۸ سال کی عمر تھی۔

محترم والد صاحب نے غالباً ۱۹۱۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت کی جبکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے۔ انہی ایام ہمارے گاؤں کے لوگ کثیر تعداد میں حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ آپ نہایت سادہ طبیعت، نرم دل اور ملنسار واقع ہوئے تھے۔ عام طور پر صرف زمیندارہ کاموں میں ہی مشغول رہتے۔ زمیندارہ حسابات میں بہت ماہر تھے۔ گاؤں کے اکثر لوگ حسابات آپ سے ہی کروایا کرتے۔ اور دیانت کا یہ حال تھا کہ گاؤں کے لوگ ثالث کے طور پر لے جاتے۔

سلسلہ سے محبت اس قدر تھی کہ آپ عرصہ تک آبائی گاؤں کو چھوڑ کر قادیان میں رہے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ آپ نے ہمارے چھوٹے بھائی کو بچپن سے ہی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے وقف کر دیا۔ مگر جب خاکسار نے اپنی زندگی وقف کرنے کی خواہش کی تو آپ خوشی سے پھولے نہ سمائے اور کہا کہ اس سے بڑھ کر اور کیا خوشی ہو سکتی ہے کہ تم خود اپنی خوشی سے وقف زندگی کی خواہش کی۔ جب خاکسار ربوہ آنے لگا تو بے اختیار مرحوم کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو ٹپک پڑے۔ یہی آنسو میری تمناؤں کی تکمیل کا سہارا ہیں۔

مجھے بعض اوقات یہ خیال آتا ہے کہ خاکسار مرحوم کی آخری ایام میں کوئی خدمت نہ کر سکا۔ لیکن اگر مجھے خدمت دین کی توفیق مل گئی تو مرحوم کی خواہش کی تکمیل ہی اس کمی کو پورا کرے گی۔ جو خاکسار کی غیر حاضری کی وجہ سے محسوس ہوتی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور بلند درجات عطا فرمائے۔ اور خاکسار کو خدمت دین کے سلسلہ میں مرحوم کی خواہش کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(نصر اللہ خان ناصر آف سدو کی۔ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

الفرقان کا حضرت حافظ روشن علی نمبر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے الفرقان کا یہ خاص نمبر پوری آب و تاب سے شائع ہو رہا ہے۔ سابقہ خریدار حضرات کو انشاء اللہ العزیز ۱۷ دسمبر کو بذریعہ ڈاک روانہ ہو گا اور نئے خریدار جلسہ سالانہ پر حاصل کر سکیں گے۔ یہ نمبر ایک یادگار نمبر ہو گا۔ احباب کو اسے ہاتھوں ہاتھ لینا چاہیئے۔ رسالہ کا سالانہ چندہ چھ روپے ہے۔ اس خاص نمبر کی قیمت ایک روپیہ ہو گی۔

(ابو العطاء جالندھری)

محکمہ تعمیر کے سلسلہ میں ضروری اعلان

محکمہ تعمیر کے حسابات چیک ہو رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں جملہ احباب سے درخواست ہے کہ اپنے مطالبات مفصل لکھ کر افسر تعمیر کو ایک ہفتہ کے اندر بھیج دیں۔ اس کے بعد کوئی مطالبہ قابل قبول نہ ہو گا۔

(افسر تعمیر۔ ربوہ)

اسلام اور تحریک دونوں کا مزاج ایکدوسرے سے متضاد ہے

(بقیہ صفحہ ۵)

ہم جس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہے ہیں وہ اچھی طرح واضح اس طرح ہوتی ہے کہ اہل سیاست جس دنیوی اقتدار کے حصول کو تمام خیر و فلاح کا ضامن سمجھتے ہیں یہاں تک کہ دین کی خدمت کا کوئی کام بھی ان کے نزدیک اس وقت تک انجام ہی نہیں دیا جا سکتا۔ جب تک یہ اقتدار حاصل نہ ہو جائے اس اقتدار کو انبیاء علیہم السلام نے اس نصب العین کے لئے نہایت خطرناک سمجھا ہے۔ جس کے داعی وہ خود رہے ہیں۔ چنانچہ متعدد احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ نے صحابہؓ کو اس بات سے آگاہ فرمایا کہ میں تمہارے لئے فقر و غربت سے نہیں ڈرتا۔ بلکہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کی عزت و ثروت تمہیں حاصل ہوگی اور تم اس کے انہماک میں اصل نصب العین یعنی آخرت کو بھول جاؤ گے آپ کا ارشاد ہے، خدا کی قسم میں تمہارے لئے فقر سے نہیں ڈرتا بلکہ جس بات سے ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ دنیا جس طرح تم سے پہلے والوں کے لئے کھول دی گئی اس طرح تمہارے لئے بھی کھول دی جائے گی، پھر جس طرح وہ اس کی بھاگ دوڑ میں مبتلا ہو گئے۔ اسی طرح تم بھی اس کے لئے بھاگ دوڑ میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ پھر یہ تمہیں بھی اسی طرح ہلاک کر چھوڑے گی، جس طرح اس نے تمہارے پہلوں کو ہلاک کر چھوڑا۔

مذکورہ حدیث سے یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جدوجہد میں اصل مطمح نظر کی حیثیت آخرت کو حاصل ہوتی ہے۔ دنیا کا اقتدار اس نصب العین کے لئے مفید بھی ہو سکتا ہے اور مضر بھی بلکہ مضر ہونا زیادہ اقرب ہے۔ اس وجہ سے جو لوگ انبیاء علیہم السلام کے طریقہ پر کام کرتے ہیں وہ اس اقتدار کو بھی خدا کی ایک بہت بڑی آزمائش سمجھتے ہیں۔ اور ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ جس طرح غربت اور فقر کے دور میں انہیں آخرت کے لئے کام کرنے کی توفیق حاصل ہوئی ہے۔ اسی طرح امارت و سیادت کے دور میں بھی اس نصب العین پر قائم رہنے کی سعادت حاصل ہو۔ انبیاء علیہم السلام کی دعوت میں اس امر کا کوئی ادنے نشان بھی نہیں ملتا کہ اقتدار کو انھوں نے اصل نصب العین سمجھا ہو یا اصل نصب العین کے لئے اس کو کوئی بڑی ساز گار چیز سمجھا ہو۔

رہبانیت نہیں — طلب آخرت!

ہماری اس تقریر سے کسی صاحب کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ ہم یہاں رہبانیت کی دعوت دے رہے ہیں بلکہ اس حقیقت کو واضح کرنا چاہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی تمام جدوجہد کا مقصود صرف آخرت ہوتی ہے وہ اسی کے لئے منظم ہو کر دعوت دیتے ہیں۔ اسی کے لئے لوگوں کو منظم کرتے ہیں اسی کے لئے جیتے ہیں اور اسی کے لئے مرتے ہیں۔ اسی چیز سے ان کی جدوجہد کا آغاز ہوتا ہے اور اسی چیز پر اس کی انتہا ہوتی ہے ان کی تمام سرگرمیوں میں محرک کی حیثیت بھی اسی چیز کو حاصل ہوتی ہے اور غایت و مقصود کی حیثیت بھی اسی کو حاصل ہوتی ہے۔ وہ دنیا کو آخرت کے منافی نہیں قرار دیتے بلکہ دنیا کو آخرت کی کھیتی قرار دیتے ہیں۔ ان کی دعوت یہ نہیں ہوتی کہ لوگ دنیا کو چھوڑ دیں۔ بلکہ اس بات کے لئے ہوتی ہے کہ وہ اس دنیا کو آخرت کے لئے استعمال کریں۔

ناپاک ذرائع سے اجتناب

ان کے ہر کام پر ان کے نصب العین کے حاوی ہونے کا خاص اثر یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی جدوجہد میں کسی ایسی چیز کو کبھی گوارا نہیں کرتے جو ان کے اس اعلیٰ نصب العین کی عزت و حرمت کو بٹہ لگانے والی ہو۔ ان کے مقصد کی طرح ان کے وسائل و ذرائع بھی نہایت پاکیزہ ہوتے ہیں وہ کامیابی حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے جن کی پاکیزگی مشتبہ اور مشکوک ہو۔

کامیابی اور ناکامی کا صحیح تصور

ان کی کامیابی اور ناکامی کی فیصلہ کرنے والی میزان بھی چونکہ اس دنیا میں نہیں بلکہ آخرت میں ہے اس وجہ سے ان کی کامیابی اور ناکامی کے معیارات بھی عام اہل سیاست کے معیارات سے بالکل مختلف ہیں۔ اہل سیاست کے ہاں تو کامیابی کا معیار ان کے نصب العین کے لحاظ سے یہ ہے کہ ان کو دنیا میں اقتدار حاصل ہو جائے۔ اگر یہ چیز ان کو حاصل نہ ہو سکے تو پھر وہ ناکام و نامراد ہیں لیکن انبیاء کے طریقہ پر جو لوگ کام کرتے ہیں ان کی کامیابی کے لئے اقتدار کا حصول کوئی شرط نہیں ہے۔ انکی کامیابی کیلئے صرف یہ شرط ہے کہ وہ اللہ کے بتائے ہوئے طریقہ پر صرف اللہ ہی کی رضا کیلئے کام کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ اسی حالت پر ان کا خاتمہ ہو جائے۔ اگر یہ چیز ان کو ۲

۲ حاصل ہو گئی تو وہ کامیاب ہیں اگرچہ ان کے سایہ کے سوا کوئی ایک متنفس بھی اس دنیا میں ان کا ساتھ دینے والا نہ بن سکا ہو۔ اور اگر یہ چیز ان کو حاصل نہ ہو سکی تو وہ ناکام ہیں اگرچہ انہوں نے تمام عرب و عجم کو دینے گرد اکٹھا کر لیا ہو

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری محمد حسن صاحب افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ نمبر ۱/۵۷ فک الرہن واقعہ موضع محمود کوٹ تحصیل شورکوٹ

نوازش علی خان ولد ذوالفقار خان قوم سیال سکنہ گڑھ مہاراجہ تحصیل شورکوٹ

بنام ذوالفقار علی خان ولد طالب حسین خان مسمات جیرادی بیوہ غضنفر علی خان محمد اکرم خان محمد اسلم خان۔ محمد اکرم خان بالغان خادم حسین خان۔ منظور حسین خان۔ نصر اللہ خان نابالغان۔ ذوالقرنین المعروف ذوالفقار خان نابالغ پسران مسمات سرمہ بیگم نابالغہ مسماۃ شمیم بیگم دختران محمد نواز خان سیال رجبانہ سکنہ گڑھ مہاراجہ تحصیل شورکوٹ۔ نابالغان بولایت محمد اسلم خان برادر حقیقی۔

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۵ کا ۱/۱۸ حصہ بقدر ۲۲ کنال ۵ مرلہ موضع محمود کوٹ تحصیل شورکوٹ جمعبندی ۱۹۵۵-۵۶ء۔

مندرجہ بالا مسمیان ذوالفقار علیخان وغیرہ فریق دوئم حاضری عدالت سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۲۶/۳ کو بوقت ۹ بجے صبح بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جائے گی۔

آج مورخہ ۲۰/۲ کو بہ ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

اولاد نرینہ

کیلئے

دوائی فضل الٰہی

استعمال کریں

خوراک ۹ ماہ ۱۶/۸/۰ روپے

اٹھرا کی گولیاں

”ہمدرد نسواں“

کے استعمال سے

تندرست

اولاد پیدا ہوتی ہے

مکمل کورس -/۱۹ روپے

معجون نوفل

کمر درد۔ کمزوری۔ خرابی معدہ

لیکوریا کا بینظیر علاج

قیمت ۲۰ یوم -/۵ روپے

سفوف جند

ایام کی بے قاعدگی کو دور کرتی ہے

خوراک ۲۰ یوم -/۴ روپے

تحسین ابٹنہ

رنگ صاف۔ مہاسے

چھائیاں دور کرتا ہے

کورس ۲۰ یوم ۱/۸/۰ روپے

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ

اہل اسلام

کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی

لاہور۔ جوہر آباد۔ بھیرہ برائے ایڈوانس بکنگ فون:-
لاہور ۶۳۳۲۷ ربوہ ۶۷ سرگودھا ۳۵ ۲۲ جوہر آباد ۵۰

ہیڈ آفس:- جودھامل بلڈنگ لاہور
فون:- ۶۵۵۷۰ ۱۲۷۰۰

از لاہور تا سرگودھا	۴-۰۰	۵-۴۵	۸-۴۵	۱۰-۴۵	۱-۰۰	۴-۱۵	۷-۰۰	نوٹ:- لاہور و سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے ربوہ۔ جوہر آباد کے درمیان اڑھائی گھنٹے سرگودھا بھیرہ کے درمیان دو گھنٹے کا سفر ہے						
” ربوہ ” جوہر آباد	۷-۳۰	۹-۱۵	۱۲-۱۵	۲-۳۰	۴-۳۰	۷-۴۵	۱۰-۳۰							
” سرگودھا ” لاہور	۴-۱۵	۶-۱۵	۸-۰۰	۱۱-۱۵	۱-۳۰	۲-۳۰	۵-۱۵							
” سرگودھا ” بھیرہ	۵-۴۵	۶-۴۵	۷-۴۵	۸-۴۵	۹-۴۵	۱۰-۴۵	۱۱-۴۵	۱۲-۴۵	۱-۴۵	۲-۴۵	۳-۴۵	۴-۴۵	۵-۴۵	۶-۴۵
” بھیرہ ” سرگودھا	۳-۴۵	۴-۴۵	۵-۴۵	۶-۴۵	۷-۴۵	۸-۴۵	۹-۴۵	۱۰-۴۵	۱۱-۴۵	۱۲-۴۵	۱-۴۵	۲-۴۵	۳-۴۵	۴-۴۵
از جوہر آباد	۲-۳۰	۴-۳۰	۵-۴۵	۹-۰۰	۱۱-۱۵	۱-۱۵	۲-۴۵	سینڈ منیجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ						

جزیرہ بالی میں صدر ایوب کا شاندار استقبال

بنڈونگ ۹ر دسمبر۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان جو جاکرتہ کے دورے کے بعد کل تیسرے پہر جب جزیرہ بالی پہنچے تو انکا انتہائی شاندار استقبال کیا گیا۔ بالی کے لڑکے اور لڑکیاں شوخ رنگ کے روائتی لباسوں میں ملبوس ــــ اور قطار اندر قطار کھڑے تھے۔ کچھ لڑکیاں ہاتھوں میں چاندی کے پیالے لئے ہوئے تھیں جن میں گلاب کی پتیاں دوسرے پھول اور خوشبودار گھاس رکھی ہوئی تھی۔ جن میں اگربتیاں روشن تھیں۔ کچھ پیالوں میں خوشبودار پانی بھرا ہوا تھا۔ سب سے پہلے بڑے پروہت نے کچھ منتر پڑھے اور پھر آگے بڑھ کر ایک لڑکی نے صدر کے قدموں پر لوبان اور پھول نچھاور کئے اور گلے میں ہار پہنائے۔ دوسری جگہوں کی طرح یہاں بھی لوگ بڑی تعداد میں راستے کے دونوں طرف صدر ایوب کے استقبال کے لئے کھڑے تھے راستے میں جو آرائشی محرابیں بنائی گئی تھیں ان پر باہمی دوستی کے نعرے لکھے تھے یہ محرابیں مقامی سامان بانس اور پان کے پتوں سے بنائی گئی تھیں۔ اور ستون اناناس اور ناریل کی لکڑی سے بنائے گئے تھے۔

بنکوں کی تعطیل

لاہور ۹ر دسمبر سٹیٹ بنک آف پاکستان کی لاہور شاخ پبلک آفس اور تمام کلیئرنگ بنک ۳۱ر دسمبر اور جنوری کی دو اور تین تاریخوں کو چھٹی کی وجہ سے بند رہیں گے

درخواست دعا:۔ مکرم بابو محمد سعید صاحب پنشنر صدر محلہ دارالرحمت غربی گزشتہ تین ماہ سے مختلف امراض سے بیمار چلے آ رہے ہیں اب کچھ دنوں سے انہیں کلائی پر پھوڑا نکل آنے کی وجہ سے زیادہ تکلیف ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ایک مشورہ

- خطرہ بجلی کھمبوں پر سرخ رنگ سے لکھا ہوتا ہے۔
- الٹے ناقص سوچ پلگ لگوا کر خطرہ مول نہ لیں۔
- قابل بھروسہ اور معیاری مال پر یہ نشان ہوتا ہے۔

RCI

- اور آپکے اپنے شہر میں ہر اچھے دکاندار سے مل بھی جاتا ہے ۵ تا ۱۵ ایمپیئر کی طاقت میں۔ بجلی فٹنگ کے متعلق مطبوعات تیار کرنیوالا

ادارہ۔

روزنٹ کیمیکل انڈسٹریز سرگودہا شہر

پروپرائٹر۔ چوہدری محبوب احمد

دوائی خاص

عورتوں کی اندرونی امراض کا مکمل علاج تین روپے

مفید النساء

ایام کی باقاعدگی کے لئے تین روپے

حب مسان

سوکھا یا پرچھاواں کا علاج سوا روپیہ

بچوں کی چوندی

دستوں کو روکنے کی بہترین دوائی فی شیشی بارہ آنے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

کیا آپ کا بچہ دانت نکال رہا ہے؟

اگر آپ کا بچہ دانت نکال رہا ہے تو اسے "بے بی ٹانک" استعمال کرائیں اور پھر دیکھیں کہ آپ کے پہلے بچوں کی نسبت یا اڑوس پڑوس کے بچوں کی نسبت آپکے اس بچہ کی صحت کتنی عمدہ اور اعلیٰ رہتی ہے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں بچوں پر اس جدید دوا کی آزمائش سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ دودھ پینے اور دانت نکالنے والے بچوں کو دستوں اور بدہضمی وغیرہ) بیماریوں سے محفوظ اور انکی صحت کو بحال رکھنے اور انکی بہتر اور شاندار جسمانی اور ذہنی نشوونما کے لئے "بے بی ٹانک" سے بہتر کوئی دوا آج تک ایجاد نہیں ہوئی۔

میٹھی اور خوش ذائقہ "بے بی ٹانک" قیمت ایک ماہ کورس ۳/- روپے پندرہ روزہ کورس ۱۲/- علاوہ پیکنگ ومحصولڈاک۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

مخزن معارف

یعنی "خلاصہ تفسیر کبیر" مؤلفہ پیر معین الدین کے متعلق

مکرم ومحترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی رائے:۔ "اس طریق سے ان لوگوں کے لئے جنہیں تفسیر کبیر میسر نہ آسکتی ہو یا جو کم از کم وقت میں اس کے مغز اور معارف پر مطلع ہونا چاہتے ہوں ایک نہایت آسان ذریعہ مہیا ہو گیا ہے۔"

خدا تعالیٰ کے فضل سے سورۃ یونس تا کہف والی ہزار صفحات کی معرکۃ الآراء جلد کا جو سو سو کی بِک چکی ہے اور اب بالکل نایاب ہے اور پورے آخری پارہ کی اٹھارہ سو صفحات پر مشتمل چار دل جلدوں کا جو قرآنی معارف کا بے بہا خزانہ ہیں خلاصہ الگ شائع ہو چکا ہے قیمت فی جلد آئیل کلاتھ ۸/- نوٹ:۔ تیسری جلد جس میں پہلے پارہ کے نور کوع والی جلد کے علاوہ باقی ساری مطبوعہ تفسیر کبیر کا خلاصہ آجائیگا انشاء اللہ جلد ہی مل سکیگی (قیمت ۷/- روپیہ ہوگی) ملنے کا پتہ:۔ افضل برادرز گولبازار ربوہ

ربوہ میں باموقع دکانیں

غلہ منڈی ربوہ میں منڈی کے بہترین آباد حصہ میں ریلوے سٹیشن کے بالکل نزدیک دکانوں کا ایک پلاٹ جس میں دو دکانیں تعمیر شدہ ہیں (جو کہ چالیس روپے ماہوار کرایہ پر اس وقت چڑھی ہوئی ہیں) اور باقی دکانوں اور گوداموں کی ساری بنیادیں مکمل ہیں۔ یہ سارا پلاٹ قابل فروخت ہے۔ خواہشمند احباب ذیل کے پتہ پر خط وکتابت کریں۔

معرفت خواجہ ریسٹوران گولبازار ربوہ

ضرورت ہے

تجربہ کار خانساماں اور ٹیبل مین کی فوری طور سے ضرورت ہے خوراک و رہائش کے علاوہ معقول تنخواہ حسب تجربہ دی جائیگی۔ ضرورتمند مینیجر "رحمان ہوٹل" نزد تھانہ چھاؤنی ملتان چھاؤنی کو فوراً ملیں۔"

اے۔ بی مرزا

مینیجر رحمان ہوٹل ملتان چھاؤنی

دنیا کے کناروں تک

نور کاجل کی شہرت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے کناروں تک پہنچ چکی ہے اور بیرون پاکستان متعدد مشرقی ومغربی ممالک میں بھی اسے پسند کیا جانے لگا ہے آپ بھی محروم نہ رہیئے ایک شیشی گھر میں ضرور رکھئے نوزائدہ بچوں سے لیکر ہر عمر کے شخص کیلئے بہت مفید ہے بینائی صاف اور تیز کرتا ہے آنکھوں میں خوبصورتی اور چمک پیدا کر کے چہرہ کے حسن میں اضافہ کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی ۱/۴/- علاوہ ڈاک وپیکنگ

ملنے کا پتہ: خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

قابل فروخت مکان

ایک مکان بالمقابل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ محلہ دارالنصر قابل فروخت ہے۔ مکان کو دو طرف سڑکیں لگتی ہیں ایک کمرہ، باورچی خانہ۔ غسل خانہ ایک چاہ اور چار دیواری تعمیر ہے زمین دس مرلہ ہے خواہشمند احباب

قریشی محمد اکمل صاحب گولبازار ربوہ

سے خط وکتابت کریں۔

(بشیر الدین عبید اللہ)

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۹۴